تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026	
Course Code:	201 Code
Course Name:	اسلامیات
Class:	Matric
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 4

سوال نمبر 1: میثاق مدینہ کی دفعات اور اس کی سیاسی و تمدنی اہمیت پر تفصیلی بحث کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ ہجرت فرما کر آئے تو وہاں مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگ رہتے تھے: انصار (اوس و خزرج)، مہاجرین، یہود (بنی قینقاع، بنی نضیر، بنی قریظہ)، اور کچھ مشرکین۔ آپ نے سب کے درمیان ایک معاہدہ کروایا جو تاریخ میں **"میثاق مدینہ"** کے نام سے مشہور ہے۔ یہ انسانی تاریخ کا پہلا تحریری دستور ہے جس نے شہری ریاست کی بنیاد رکھی۔

دفعات:(Clauses)

میثاق مدینہ کی دفعات مختلف کتابوں میں 47 سے 63 تک شمار کی گئی ہیں۔ اہم دفعات درج ذیل ہیں:

1. امت واحدہ کا قیام:

سب مسلمان (مہاجرین و انصار) ایک امت ہیں، جبکہ یہود اپنے دین پر قائم رہیں گے، لیکن وہ مسلمانوں کے ساتھ ایک معاہدہ میں بندھے ہوں گے۔

2. باہمی تعاون:

تمام فریق ایک دوسرے کے خلاف کسی ظالم کی مدد نہیں کریں گے۔ اگر مدینہ پر حملہ ہو تو سب مل کر دفاع کریں گے۔

3. خون بہا کا نظام:

کسی کے قتل کی صورت میں مقتول کے قبیلے اور قاتل کے قبیلے کے درمیان فیصلہ عدل کے مطابق ہو گا۔

4. یہود کے مذہبی حقوق:

یہود اپنے دین پر رہیں گے اور مسلمان اپنے دین پر۔ کوئی کسی کو اپنے دین پر مجبور نہیں کرے گا۔

5. دفاعی معاہدہ:

اگر کسی فریق پر ظلم کیا جائے تو دوسرے فریق اس کی مدد کریں گے۔

6. امن و جنگ کا اختیار:

امن اور جنگ کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہو گا۔

7. مدینہ کو حرم قرار دینا:

مدینہ ایک محفوظ شہر ہو گا، جہاں کسی کا خون ناحق نہیں بہایا جائے گا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

.8 دشمن کے ساتھ معاہدہ:

کسی بھی فریق کو اپنی طرف سے کسی دشمن سے الگ معاہدہ کرنے کی اجازت نہیں جب تک کہ رسول ﷺ اجازت نہ دیں۔

.9 یہود پر کوئی ظلم نہیں:

اگر کوئی یہودی مسلمان ہو جائے تو اسے تحفظ حاصل ہو گا۔

.10 سچائی اور وفاداری:

معاہدے کی کوئی شق کسی کے ساتھ دھوکہ دہی کی خاطر نہیں ہو گی۔

سیاسی اہمیت:(Political Significance)

- **پہلی اسلامی ریاست کا قیام:** میثاق مدینہ نے مدینہ کو صرف قبائلی معاشرے سے بدل کر ایک منظم اسلامی ریاست بنا دیا۔
- **تمام فریقوں کے حقوق و فرائض کی تحدید:** مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے حقوق طے کر دیے گئے۔
- **مرکزی قیادت کا قیام:** رسول اللہ ﷺ کو ریاست کا سربراہ مان لیا گیا، جس کے پاس آخری فیصلہ کرنے کا اختیار تھا۔
- **قومی یکجہتی:** اوس و خزرج کی سو سالہ دشمنی ختم ہوئی، یہود کو بھی ایک معاہدے میں باندھا گیا۔
- **دفاعی نظام:** مدینہ کے تمام باشندوں پر دشمن کے خلاف دفاع کرنا فرض قرار پایا۔

تمدنی اہمیت:(Civilizational Significance)

- **مذہبی آزادی:** یہود اور دوسرے غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دی گئی۔ یہ عصری جمہوری اصولوں سے صدیوں پہلے کا معاملہ ہے۔
- **عدالتی نظام:** جھگڑوں کا فیصلہ کتاب اللہ اور عدل کی بنیاد پر کرنے کا اصول متعین ہوا۔
- **اجتماعی ذمہ داری:** پورے شہر کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا گیا، جہاں ہر ایک دوسرے کے تحفظ کا ذمہ دار تھا۔
- **تحریری دستور کا تصور:** میثاق مدینہ دنیا کا پہلا تحریری آئین تھا، جس نے آئینی حکومت کی بنیاد رکھی۔
- **اقلیتوں کے حقوق:** یہود کو بھی شہری حقوق دیے گئے، جیسے کہ ان پر جزیہ نہیں تھا (بعد میں آنے والے معاہدوں میں تبدیلی آئی)۔

نتیجہ:

میثاق مدینہ نے یہ ثابت کیا کہ اسلام صرف عقائد کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو سیاست، معاشرت، عدل و انصاف، اور امن کو یقینی بناتا ہے۔ آج بھی ہمیں اس میثاق سے سبق لے کر ایک متحد اور پرامن معاشرہ بنانے کی ضرورت ہے۔

سوال نمبر 2: غزوہ بدر کے اسباب، واقعات اور اس کے دوررس نتائج پر روشنی ڈالیں۔

تفصیلی جواب:

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعارف:

غزوہ بدر اسلام کی تاریخ کا پہلا اور سب سے اہم غزوہ ہے جو 2 ہجری (624 عیسوی) میں 17 رمضان کو پیش آیا۔ اسے "یوم الفرقان" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی جبکہ مشرکین 1000 کے لگ بھگ تھے، لیکن اللہ کی مدد سے مسلمان فتح یاب ہوئے۔

اسباب: (Causes)

1. قریش کا ظلم و جارحیت:

مکہ کے مشرکین نے مسلمانوں کو 13 سال تک ستایا، ان پر تشدد کیا، ان کے مال لوٹے، انہیں جلاوطن کیا، اور ان کے خلاف جنگی تیاریاں کیں۔

2. قافلے کی لوٹ مار کا بہانہ نہیں تھا بلکہ انتقامی کارروائی:

مشرکین کا قافلہ جس کی سربراہی ابوسفیان کر رہا تھا، شام سے واپس آ رہا تھا۔ اس قافلے میں مکہ سے ضبط شدہ مسلمانوں کا مال بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قافلے کو روکنے کا ارادہ فرمایا تاکہ مسلمانوں کا مال واپس لیا جا سکے، اور قریش کو سبق سکھایا جائے۔

3. قریش کی فوج کا اتر آنا:

ابوسفیان نے مدینہ کے راستے کو بدل کر قافلہ بچا لیا اور قریش کو پیغام بھیجا کہ مدینہ والے تمہارے قافلے پر حملہ کرنے والے ہیں۔ قریش نے فوری طور پر تقریباً 1000 افراد پر مشتمل فوج مسلح کر کے بدر کی طرف روانہ کر دی۔

حقیقت: مسلمان بدر اس لیے گئے کہ وہ اپنا مال واپس لیں (جو جائز تھا) لیکن قریش نے بڑی فوج بھیج کر مسلمانوں کو ختم کرنے کی نیت کر لی۔ اس لیے مسلمانوں کے پاس دفاع کے سوا چارہ نہ تھا۔

واقعات: (Events)

1. دونوں فوجوں کی آمد:

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو مشورہ کیا کہ قافلے کا تعاقب کریں یا بدر کے کنواں پر پڑاؤ ڈالیں۔ آپ نے بدر میں پڑاؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ مسلمان 313 تھے جن کے پاس صرف 2 گھوڑے اور 70 اونٹ تھے۔ مشرکین 1000 کے لگ بھگ تھے، 100 گھوڑے اور بہت ہتھیار۔

2. پانی کے کنوؤں پر قبضہ:

رسول اللہ ﷺ نے بدر کے ایک کنوئیں پر قیام کیا اور باقی کنوؤں کو پاٹ دیا تاکہ دشمن کو پانی نہ ملے، البتہ مسلمانوں کے لیے بارش سے پانی مہیا ہوا۔

3. جنگ سے پہلے مذاکرات:

عتبہ بن ربیعہ نے آ کر کہا کہ تم ہمارے رشتہ دار ہو، بہتر ہے لڑائی سے باز آ جاؤ۔ لیکن رسول ﷺ نے جواب دیا کہ ہم اپنے مال کے مطالبے پر قائم ہیں۔

4. تین کے تین مقابلے (مبارز طلبی):

مشرکین میں سے عتبہ، شیبہ (اس کے بھائی) اور ولید بن عتبہ نے مبارزت کے لیے آگے بڑھ کر کہا کہ تمہارے برابر کے لوگ بھیجو۔ حضرت حمزہ، حضرت علی، اور حضرت عبیدہ بن حارث (رضی اللہ عنہم) نکلے۔ حضرت حمزہ اور علی نے اپنے حریفوں کو مار ڈالا، عبیدہ زخمی ہوئے (بعد میں شہید ہوئے)۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5.اللہ کی مدد اور فرشتوں کا نزول:

قرآن میں ہے:

"إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ" (الانفال:9)

اللہ نے ایک ہزار فرشتوں سے مدد بھیجی۔ مسلمانوں نے جوش و خروش سے لڑنا شروع کیا۔

6.قریش کی شکست:

مسلمانوں نے اللہ کی مدد سے کافروں کو پسپا کر دیا۔70 مشرک مارے گئے اور 70 قید ہوئے۔ مسلمانوں میں سے 14 شہید ہوئے (6 مہاجرین، 8 انصار)۔ مشرکین کے بڑے بڑے سردار جیسے ابو جہل، عتبہ، شیبہ، ولید، امیہ بن خلف مارے گئے۔

دوررس نتائج:(Far-reaching Results)

1.اسلام کی فتح کا آغاز:

بدر نے ثابت کر دیا کہ یہ نیا دین اللہ کی مدد سے کافروں پر غالب آ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا حوصلہ بلند ہوا۔

2.قریش کی ہیبت ٹوٹی:

قریش جو عرب کے سب سے طاقتور قبیلے تھے، ان کی شکست نے پورے عرب پر اثر ڈالا۔ دوسرے قبائل مسلمانوں سے ڈرنے لگے۔

3.مدینہ میں یہود کی سازش کمزور ہوئی:

یہود جو مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے، انہوں نے دیکھا کہ مسلمان طاقتور ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے بعد میں غداری کی جس کے نتیجے میں انہیں نکال دیا گیا۔

4.مال غنیمت اور قیدیوں کا راستہ طے ہوا:

اس غزوہ کے بعد قرآن نے مال غنیمت کے پانچواں حصہ (خمس) کا حکم نازل فرمایا۔ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑنے کا طریقہ بھی سکھایا گیا۔

5.منافقین کا پردہ فاش ہوا:

مدینہ کے منافقین جو دل میں کافر تھے، انہوں نے مسلمانوں کی کامیابی دیکھ کر اپنا چہرہ چھپالیا۔

6.عالمی قوت کے طور پر ابھرنا:

اس جنگ کے بعد مسلمانوں کو پوری جزیرہ نما عرب میں عزت ملی۔ پھر غزوہ احد (3ھ) ہوا جس میں مسلمانوں کو ابتدائی شکست ہوئی لیکن اس نے انہیں سبق دیا اور پھر غزوہ خندق وغیرہ نے اسلام کو مستحکم کر دیا۔

قرآن میں بدر کا ذکر:

اللہ نے سورہ انفال کو بدر کے واقعات پر نازل فرمایا، اسے "یوم الفرقان" قرار دیا۔

نتیجہ:

غزوہ بدر نے ایک کمزور، ستائی ہوئی جماعت کو ایک طاقتور قوم میں بدل دیا۔ یہ ثبوت ہے کہ اللہ کی مدد صبر اور تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

سوال نمبر 3: امانت اور دیانت کا مفہوم بیان کریں اور ایک امانت دار انسان کا معاشرتی مقام لکھیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

امانت اور دیانت اسلام کے اہم ترین اخلاقی اصول ہیں۔ آدمی کی شخصیت کی پہچان یہ ہے کہ وہ کتنا امانت دار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

امانت کا مفہوم (Meaning of Trust):

امانت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی نے آپ کے پاس بطور اعتماد رکھوائی ہو، خواہ وہ مال ہو، راز ہو، عہدہ ہو، یا کوئی ذمہ داری۔ اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

- **لغوی معنی:** امانت کا مطلب ہے "امن میں رکھی ہوئی چیز"۔
- **شرعی مفہوم:** ہر وہ حق جو ادا کرنا واجب ہو، خواہ وہ اللہ کا حق ہو (نماز، روزہ) یا بندوں کا حق (مال، راز، وعدے)۔

قرآن فرماتا ہے:
"**إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا**" (النساء: 58)

امانت کی اقسام:

1. **اللہ کی امانت:** نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج — ان کی ادائیگی فرض ہے۔
2. **لوگوں کی امانت:** مال، اسرار، تجارتی سامان، وعدے، عہدے۔
3. **نفس کی امانت:** اپنی جان، صحت، وقت کو ضائع نہ کرنا۔
4. **اولاد کی امانت:** بچوں کی تربیت کرنا۔

دیانت کا مفہوم (Meaning of Honesty):

دیانت کا مطلب ہے ایمانداری، سچائی، اور اپنے فرائض کو پورا کرنا۔ ایک دیانت دار وہ ہے جو جھوٹ، دھوکہ، خیانت، اور بددیانتی سے بچے۔

- دیانت کا تعلق قول اور فعل دونوں سے ہے۔
- دیانت دار انسان وعدہ پورا کرتا ہے، چوری نہیں کرتا، تول میں کمی نہیں کرتا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "تم دیانت دار بنو، کیونکہ دیانت دار لوگ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوں گے" (ابن ماجہ)۔

امانت دار انسان کا معاشرتی مقام (Social Status):

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1.عزت واحترام:

لوگ امانت دار شخص پر بھروسہ کرتے ہیں، اسے بڑے عہدے سونپے جاتے ہیں۔ وہ معاشرے کا معتمد ہوتا ہے۔

2.تجارتی کامیابی:

بازار میں امانت دار تاجر کو گاہک بہت پسند کرتے ہیں۔ اس کی دکان پر رشک ہوتی ہے۔

3.قیادت کا اہل:

ہر ادارہ، گروہ، یا ملک کو دیانت دار لیڈروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

4.اللہ اور رسول کا محبوب:

نبی ﷺ کو "صادق امین" کہا جاتا تھا۔ امانت دار اللہ کے نزدیک بھی بہت پسندیدہ ہے۔

5.معاشرتی اعتماد کی بنیاد:

ایک دیانت دار انسان پورے معاشرے میں اعتماد کی فضا بناتا ہے۔ لوگ اس سے مشورہ کرتے ہیں، اسے اپنے مال سونپتے ہیں۔

6.عدالت میں گواہی قبول:

دیانت دار انسان کی گواہی عدالت میں قبول کی جاتی ہے، جبکہ بددیانت کی گواہی مسترد ہوتی ہے۔

7.دوسروں کے لیے نمونہ:

بچے، نوکر، اور پڑوسی اس سے اخلاق سیکھتے ہیں۔ وہ معاشرے کی اصلاح کرتا ہے۔

بددیانت کا انجام:

خائن اور بددیانت شخص کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔ اسے کوئی عہدہ نہیں دیتا، اس سے تجارت نہیں کرتا، وہ تنہا رہ جاتا ہے۔ پھر آخرت میں سخت عذاب ہے۔

نتیجہ:

امانت اور دیانت وہ صفات ہیں جن کی بناء پر انسان دنیا اور آخرت میں بلند مقام پاتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی امانت بھی ادا کرے، اور اپنے معاشرے میں اعتماد کی فضا قائم کرے۔

سوال نمبر 4: عفو و درگزر اور حلم و بردباری کی اہمیت اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں بیان کریں۔

تفصیلی جواب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعارف:

عفوودرگزر(معاف کردینا)اور حلم وبردباری(نرمی اور برداشت)نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے نمایاں اوصاف تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا(سوائے خدا کی حرمت کے)اور وہ بدترین دشمنوں کو بھی معاف کردیتے تھے۔ قرآن نے آپ کو "رحمت للعالمین" قرار دیا۔

عفوودرگزر کی اہمیت:(Importance of Forgiveness)

1.اللہ کی محبت کا سبب:

اللہ فرماتا ہے:

"**وَاعْفُوا وَاصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ**"(النور:22)—تم معاف کرو اور درگزر کرو، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟

2.جنت کا راستہ:

عفوودرگزر کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

3.دشمن کو دوست بنانا:

اگر کوئی برائی کرے تو اچھائی سے جواب دو، پھر دشمن دوست بن جاتا ہے(حٰم السجدہ:34)۔

4.نفس کی تزکیہ:

معاف کرنا بہادری کی نشانی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:"جو معاف کرتا ہے، اللہ اسے عزت دیتا ہے"۔

حلم وبردباری کی اہمیت:(Importance of Forbearance)

1.پیغمبروں کی صفت:

تمام انبیاء حلیم وبردبار تھے۔ حلم سے مراد غصہ کو قابو کرنا اور جلد بازی نہ کرنا ہے۔

2.معاشرتی امن:

بردبار انسان جھگڑوں سے بچتا ہے، معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

3.شیطان سے بچاؤ:

غصہ شیطان کی طرف سے ہے۔ حلم شیطان کو پیچھے ہٹاتا ہے۔

اسوہ رسول ﷺ سے مثالیں:

1.فتح مکہ کا دن:

جب رسول اللہ ﷺ نے 8 ہجری میں مکہ فتح کیا تو وہ لوگ جو 21 سال تک آپ کے دشمن رہے، آپ کو ستاتے رہے، آپ کے چچا حمزہ کو شہید کیا، آپ کے صحابہ کو قتل کیا، آپ کے گھر والوں کو ستایا—سب حاضر تھے۔ آپ نے ان سے کہا:"آج تمہارے ساتھ کیا کروں؟" بولے:"بھلائی، آپ بھائی ہیں اور کریم کے بیٹے ہیں"۔ آپ نے فرمایا"**:اِذْهَبُوا فَأَنتُمُ الطُّلَقَاءُ**"(جاؤ، تم سب آزاد ہو)۔ کسی سے انتقام نہیں لیا۔ یہ عفوودرگزر کی اعلیٰ مثال ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

.2 احد کے بعد زخمی ہونے پر بددعا نہ کرنا:

جنگ احد میں آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا، دانت شہید ہوئے، خود زمین پر گرے۔ صحابہ نے کہا کہ ان پر لعنت بھیجیں تو آپ نے فرمایا: "میں لعنت بھیجنے والا نہیں بنا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے، وہ نہیں جانتے"۔ (بخاری)۔ یہ حلم وبردباری ہے۔

.3 طائف کا واقعہ:

جب آپ طائف گئے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کو پتھر مارے، آپ کے پاؤں زخمی ہوئے۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم ان پر پہاڑ گرا دیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، مجھے امید ہے کہ ان کی اولاد میں سے اللہ کی عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے"۔

.4 قریش کے ساتھ سلوک:

مکہ کے ایک بوڑھے (ابوسفیان کے گھر والی) نے آپ پر گندگی پھینکی۔ جب وہ بیمار ہوا تو آپ نے اس کی عیادت کی۔ اس پر وہ مسلمان ہو گیا۔

.5 آپ کی آخری وصیت:

آپ نے فرمایا: "جو شخص مجھ پر ایمان لائے وہ لوگوں کو معاف کرے"۔

نتیجہ:

عفو و درگزر اور حلم وبردباری وہ صفات ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے سکھائی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر، محلے، معاشرے میں ان کو اپنائیں۔ اگر ہم معاف کرنا سیکھ لیں تو بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں۔

Pakistani

سوال نمبر 5: والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کے احکامات اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تفصیلی نوٹ لکھیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

والدین کا مقام اسلام میں بہت بلند ہے۔ یہ واحد رشتہ ہے جس کے ساتھ اللہ نے اپنی عبادت کا ذکر کیا ہے۔ ماں کے حقوق خاص طور پر زیادہ ہیں۔ قرآن و حدیث میں والدین کے ساتھ نیکی کرنے، ان کا ادب کرنے، اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور ان کی نافرمانی کو کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔

احکام قرآن کریم:

.1 اللہ کے ساتھ والدین کا حق:

"وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْـًٔا ۖ وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا" (النساء:36)

پہلے اللہ کی عبادت، پھر والدین کے ساتھ احسان۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

2.نرمی اور احترام:

"فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا" (الاسراء:23)

انہیں "اُف" تک نہ کہو، نہ جھڑکو، بلکہ نرم اور محترمانہ بات کرو۔

3.عاجزی اور دعا:

"وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا" (الاسراء:24)

عاجزی کے ساتھ ان کے سامنے جھک جا، اور ان کے لیے رحمت کی دعا کر۔

4.جہاد کی نسبت والدین کی خدمت کو مقدم رکھنا:

ایک شخص نے جہاد کی اجازت مانگی، نبی ﷺ نے پوچھا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ کہا: ہاں۔ فرمایا: "پس ان کی خدمت کر کے جہاد کرو" (بخاری)۔

احادیث نبوی ﷺ:

1.والدین سے نیکی کرنا جنت کا سبب:

نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا: "وقت پر نماز، پھر والدین کے ساتھ نیکی، پھر جہاد" (بخاری، مسلم)۔

2.ماں کا حق تین گنا:

ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ، سب سے زیادہ میری صحبت کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: "تمہاری ماں" (تین بار) پھر تمہارا باپ" (بخاری)۔

3.والدین کی ناراضی میں اللہ کی ناراضی:

"اللہ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے" (ترمذی)۔

4.والدین کی خدمت جہاد سے افضل:

نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟... شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا" (بخاری)۔

5.بوڑھے والدین کی خدمت:

ایک صحابی تھے جو اپنی بوڑھی ماں کی خدمت کرتے تھے، نبی ﷺ نے ان کی تعریف کی۔

والدین کے حقوق کی تفصیل: (Rights of Parents)

1. **اطاعت (عدل میں):** والدین جائز امور میں جو کہیں، ماننا، جب تک کہ وہ گناہ کا حکم نہ دیں۔
2. **ادب اور احترام:** انہیں نام لے کر نہ پکارنا، ان کے سامنے آواز بلند نہ کرنا، ان سے پہلے کھانا شروع نہ کرنا۔
3. **خدمت:** بڑھاپے میں ان کا کھانا پکانا، کپڑے دھونا، ان کی ضروریات پوری کرنا۔
4. **مالی امداد:** اگر والدین محتاج ہوں تو ان کے خرچ کا بندوبست کرنا۔
5. **دعا کرنا:** زندگی میں اور وفات کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا۔
6. **ان کے دوستوں کی عزت:** والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے بھی نیک سلوک کرنا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

7. **وفات کے بعد وصیت پوری کرنا:** اگر والدین نے کوئی وصیت کی ہو تو اسے پورا کرنا۔

والدین کی نافرمانی کا وبال:

قرآن میں ہے کہ جنت اس شخص کے لیے حرام ہے جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس کی دنیا میں بھی رسوائی ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب۔

نتیجہ:

والدین کا رتبہ اسلام میں بے حد بلند ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرے، ان سے محبت کرے، اور ان کے حقوق ادا کرے۔ اگر والدین بوڑھے ہو جائیں تو انہیں بوڑھا خانے میں نہ بھیجے بلکہ خود ان کی خدمت کرے۔ یہی وہ راستہ ہے جو جنت کی طرف لے جاتا ہے۔

MrPakistani

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔